# مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

اکتوبر / 2025ء

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا

(آل عمران:۱۰۴)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو

### اس شمارہ میں خاص

درود شریف کی اہمیت و برکات

عصر حاضر کے حالات اور خلافت کا کردار

خلافت سے وابستگی کی برکات

مجلس خدام الاحمدیہ کٹا کشاپور تیلنگانہ لجنہ اماءاللہ کے اجتماع کے موقع پر خدمت کرتے ہوئے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ ورنگل تلنگانہ کے اراکین ہسپتال میں پھل تقسیم کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام داعین الی اللہ کے لئے ریفریشر کورس کا انعقاد

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع بیاور و اجمیر راجستھان کے مناظر

مجلس خدام الاحمدیہ کوذیکوڈ اور وائناڈ کی مجلس عاملہ کے ہمراہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی میٹنگ کی تصاویر

ماہنامہ
از قادیان دارالامان

# مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

اکتوبر 2025ء
ربیع الثانی، جمادی الاوّل 47/1446 ہجری قمری
اخاء 1404 ہجری شمسی

**نگران**
شمیم احمد غوری
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

**ایڈیٹر**
نیاز احمد نایک

**نائب ایڈیٹر**
فواد احمد ناصر، احسان علی او کے
مصور احمد مسرور

**مینیجر**
مدثر احمد گنائی

**مجلس ادارت**
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،
سید گلستان عارف

**مقام اشاعت**
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $
قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| اداریہ | 2 |
| قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ | 3 |
| کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز | 4 |
| خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 25/اپریل 2025ء | 5 |
| اطاعت خلافت | 8 |
| خلافت سے وابستگی کی برکات | 11 |
| درود شریف کی اہمیت و برکات | 13 |
| عصر حاضر کے حالات اور خلافت کا کردار | 15 |
| گوشۂ ادب | 20 |
| بنیادی مسائل کے جوابات | 21 |
| فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ | 23 |
| Diary Dose | 24 |
| بزم اطفال | 25 |
| ملکی رپورٹس | 28 |
| Health & Fitness | 29 |
| سائنس کی دنیا | 30 |
| Faith-Inspiring Incidents from the life of Promissed Messiah[as] | 33 |
| Unlocking Divine Grace through Remembrance,Durood and Istighfar | 36 |
| Summary of the Friday Sermon | 40 |


Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

# اداریہ

گر نہیں عرشِ معلّٰی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

اللہ تعالیٰ کا دین اسلام اپنی جامع اور کامل تعلیم کے باعث ہر زمانے اور ہر نسل کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ مگر تاریخِ انسانی یہ بتاتی ہے کہ جب کبھی انبیاء علیہم السلام دنیا سے رخصت ہوئے تو اُن کے ماننے والے آزمائش اور ابتلاء کے ایام میں داخل ہوئے۔ ایسے نازک لمحات میں اللہ تعالیٰ کی ایک خاص سنت جلوہ گر ہوتی ہے، جسے وہ خود قرآن کریم میں ''وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ'' (النور:۵۶) کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

یہ وعدہ کسی عام قوت یا انسانی تدبیر کا نتیجہ نہیں، بلکہ ربّ کریم کی طرف سے ایک زندہ نشانی ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کے بعد خلافت کے ذریعہ اپنے دین کو قائم رکھتا ہے۔ یہی نظام ہے جو امت کو شیرازۂ واحد میں پرو کر اتحاد، روحانی ترقی اور دینی تروتازگی بخشتا ہے۔

خلافت کی برکات تاریخِ اسلام میں روشن مثالوں کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ خلافتِ راشدہ کے ایام ہوں یا خلافتِ احمدیہ کی صد سالہ تاریخ، یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق ایمان والوں کے لئے باعثِ نجات اور موجبِ سکینت ہے۔

آج دنیا مادیت کے جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ قومیں اخلاقی اقدار سے تہی دامن اور انسانیت اپنے رب سے دور ہے۔ ایسے میں خلافت ایک ایسا نور کا مینار ہے جو مخلص مومنوں کو سمت بھی عطا کرتا ہے اور منزل بھی۔ خلافت کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس نے امت کو انتشار سے بچا کر روحانی زندگی بخشی اور خدمتِ انسانیت کا بلند معیار قائم کیا۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ دور..... انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ میں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پُرمعصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن میں یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ بڑھتا رہے گا۔''

(خطاب ۲۷ مئی ۲۰۰۸ ۔ الفضل انٹرنیشنل ۲۵ جولائی ۲۰۰۸ صفحہ ۱۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خلافت اللہ کا وہ عظیم الشان انعام ہے جو نیک اعمال بجالانے والے مومنوں کو عطا ہوتا ہے، خلافت وہ جانشین رسالت ہے کہ جس میں رسالت کے فیوض و برکات منعکس ہو کر مردہ دلوں کو روحانی زندگی کا وارث بناتے ہیں، یہ وہ حبل اللہ ہے جو مومنوں کو وحدت کی لڑی میں پروئے رکھتی ہے اور ان کی شیرازہ بندی کرتی ہے، یہ عافیت کا وہ حصار ہے جو وعدۂ الٰہی وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کے ایفاء کی ضمانت دیتی ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہر احمدی خلافت کے دامن سے وابستہ رہے، دعا اور اطاعت کے ذریعے اس تعلق کو مضبوط کرے اور دنیا کو یہ پیغام دے کہ نجات اور کامیابی کا راز صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے کامل وفا اور اخلاص کے ساتھ جڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سلیق احمد نایک

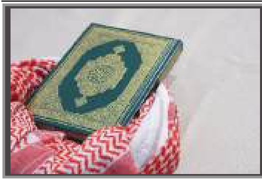

# اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 201)

ترجمہ: اور ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی دے اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''یہ جو دُعا اسلام نے ہمیں سکھائی ہے بظاہر بہت چھوٹی سی دعا ہے لیکن ہر قسم کی انسانی ضرورتوں پر حاوی ہے۔ انسان کہتا ہے رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً اے ہمارے رب! ہم کو اس دنیا میں حسنہ دے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حسنہ کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے یہ درست نہیں حسنات کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا جس کے معنے بہت سی نیکیوں کے ہیں مگر یہ اعتراض عربی زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر یہاں حسنات کا لفظ ہوتا تو اس کے معنے یہ ہوتے کہ ہمیں کچھ اچھی چیزیں ملیں لیکن حسنہ کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں جو کچھ ملے خیر ہی ملے۔ پس رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً کے یہ معنے ہیں کہ اے ہمارے رب! دنیا میں ہم کو جو کچھ دے حسنہ دے۔ روٹی دے تو حلال ہو طیب ہو، پچنے والی ہو۔ کپڑا دے تو حلال دے طیب دے، ضرورت کے مطابق دے، ننگ ڈھانکنے والا دے، پسندیدہ دے، بیوی دے تو ایسی دے جو ہمدرد ہو------ غرض رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً اے ہمارے رب! دنیا میں ہم کو وہ چیزیں دے جو حسنہ ہو۔ پس یہاں حسنات کی بجائے حسنہ کا لفظ رکھ کر اس کے مفہوم کو خدا تعالیٰ نے وسیع کر دیا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 261-260)

# إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: ''أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بطحان أَوْ إِلَى العقيق فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رحم'' فَقُلْنَا يَا رَسُول الله نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ: ''أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ الله عز وَجل خير لَهُ من نَاقَة أَو نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ''

(مشکوۃ المصابیح کتاب: فضائل قرآن کا بیان حدیث نمبر: ۲۱۱۰)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور کسی گناہ اور قطع رحمی کا ارتکاب کئے بغیر وہاں سے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سب اسے پسند کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے، تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین (آیتیں) اس کے لئے تین (اونٹنیوں) سے اور چار، چار سے بہتر ہیں، اور وہ جتنی زیادہ ہوں گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔''

# کَلَامُ الْاِمَامِ الْمَہْدِیِّ ؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو، قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں، ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے، یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔“

(ملفوظات جلد ۴، صفحہ ۱۴۰، جدید ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

# امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس زمانے میں جب مختلف قسم کی دلچسپیوں کے سامان ہیں، مختلف قسم کی دلچسپی کی کتابیں موجود ہیں، مختلف قسم کے علوم ظاہر ہو رہے ہیں، اس دَور میں قرآنِ کریم پڑھنے کی اہمیت اور زیادہ ہوجاتی ہے اور ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس اس کو پڑھنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں میں قرآن کریم کی محبت اُس وقت پیدا ہو گی جب والدین قرآن کریم کی تلاوت اور اُس پر غور اور تدبر کی عادت بھی ڈالنے والے ہوں گے۔ اُس کے پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دیں گے... تو وہ گھر قرآن کریم کی وجہ سے برکتوں سے بھر جائے گا اور بچوں کو بھی اس طرف توجہ رہے گی۔ بچے بھی اُن نیکیوں پر چلنے والے ہوں گے جو ایک مومن میں ہونی چاہئیں۔ اور جوں جوں بڑے ہوتے جائیں گے قرآن کریم کی عظمت اور محبت بھی دلوں میں بڑھتی جائے گی۔ اور پھر ہم میں سے ہر ایک مشاہدہ کرے گا کہ اگر ہم غور کرتے ہوئے باقاعدہ قرآن کریم پڑھ رہے ہوں گے تو جہاں گھروں میں میاں بیوی میں خدا تعالیٰ کی خاطر محبت اور پیار کے نظارے نظر آرہے ہوں گے، وہاں بچے بھی جماعت کا ایک مفید وجود بن رہے ہوں گے۔ اُن کی تربیت بھی اعلیٰ رنگ میں ہو رہی ہوگی۔ اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لیے پوری توجہ اور کوشش سے کرنی چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/ دسمبر ۲۰۱۱ء، الفضل انٹرنیشنل ۰۶/ جنوری ۲۰۱۲ء، صفحہ ۵)

# خطبات و خطابات

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵؍اپریل ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۵؍شہادت ۱۴۰۴؍ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے زمانے کی مختلف مہمات کا ذکر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک سریہ غالب بن عبد اللہ بطرف فدک کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ شعبان ۷؍ہجری میں ۳۰؍افراد کے ساتھ فدک میں بنو مرّہ کی طرف گئے۔ بنو مرّہ نے بشیر بن سعدؓ کے تمام ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے زبیر بن عوّامؓ کو تیار کیا اور ان کے ساتھ دو سو صحابہؓ کو بھجوایا۔ اس مہم میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔

پھر ایک سریہ شجاع بن وہب ہے

یہ سریہ ربیع الاوّل ۸؍ہجری میں ہوا۔ حضرت شجاعؓ غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے، آپؓ نے چالیس برس کی عمر میں جنگِ یمامہ میں شہادت پائی۔ رسول اللہ ﷺ کو بنو ہوازن کے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کی اطلاعات مل رہی تھیں۔ ان اطلاعات پر آپؐ نے حضرت شجاعؓ کی قیادت میں ۲۴ سپاہیوں کو روانہ فرمایا۔ حضرت شجاعؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ راتوں کو سفر کرتے ہوئے بنو ہوازن تک جا پہنچے اور صبح کے وقت اُن پر حملہ کر دیا، حضرت شجاعؓ نے اپنے ساتھیوں کو تعاقب سے روک دیا اور مالِ غنیمت سمیت مدینے واپس آ گئے۔

اس کے بعد ایک سریہ کعب بن عمیر غفاریؓ کا ذکر ہے

یہ سریہ ۸؍ربیع الاوّل ۸؍ہجری کو ہوا۔ آپؐ نے حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ کی قیادت میں پندرہ صحابہؓ کو ذات اطلاح کی طرف روانہ فرمایا جو وادی القریٰ کی پشت پر تھا۔ اس سریہ میں تمام صحابہؓ شہید ہو گئے، البتہ ایک صحابی بچ نکلے اور آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپؐ نے اسی وقت ایک لشکر تیار کیا مگر پھر اطلاع ملی کہ وہ لوگ کہیں اور جا چھپے ہیں تو اس پر آپؐ نے ارادہ ملتوی کر دیا۔

غزوہ موتہ جمادی الاولیٰ ۸؍ہجری یا ستمبر ۶۲۹ء میں ہوا۔ موتہ شام کی سرزمین پر مدینے سے تقریباً ۶۰۰ میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس غزوے کا سبب مسلمانوں کے قاصد حارث بن عمیرؓ کی دردناک شہادت تھی، جو آپؐ پر بہت گراں گزری تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسان قبیلے کے

رئیس کو جو رومی حکومت کی طرف سے بصرہ کا حاکم تھا یا خود قیصر روما کو خط لکھا، اس خط میں غالباً رومی قبائل کی شکایت ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور انہوں نے پندرہ مسلمانوں کو بے دردی سے قتل بھی کیا ہے۔ یہ خط حضرت حارثؓ کے ہاتھ بھجوایا گیا جو موتہ مقام پر ٹھہرے، جہاں غسان قبیلے کا ایک رئیس شرحبیل انہیں ملا، اور اس نے حضرت حارثؓ کو گرفتار کر کے قتل کروادیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب حارثؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپؐ نے اِس واقعے اور گذشتہ واقعے کی سزا کے طور پر تین ہزار کا لشکر تیار کروایا اور زید بن حارثہؓ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب امیر ہوں گے اور اگر جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے اور اگر عبداللہ بن رواحہ بھی شہید ہو گئے تو مسلمان جسے چاہیں اپنا امیر مقرر کرلیں۔

نعمان نامی ایک یہودی وہاں موجود تھا، اس نے کہا کہ اے ابو القاسم! اگر آپؐ نبی ہیں تو جن جن کا آپ نے نام لیا ہے وہ سب شہید ہوجائیں گے۔ پھر اسی یہودی نے حضرت زیدؓ سے کہا کہ زیدؓ! وصیت کرلو۔ اگر محمد (ﷺ) سچے نبی ہیں تو تم واپس لوٹ کر نہیں آسکو گے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ جب آپؐ امیر مقرر فرما رہے تھے تو حضرت جعفرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گمان نہ تھا کہ آپ مجھ پر زید کو امیر مقرر فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ! تم نہیں جانتے کہ بہتر کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو ایک سفید جھنڈا دیا اور ہدایت فرمائی کہ حضرت حارثؓ کی شہادت کی جگہ پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اگر تو وہ قبول کرلیں تو ٹھیک ورنہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر جنگ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو وداع کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔ نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شِیر خوار بچّے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا، نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا، نہ کسی اور درخت کو کاٹنا، نہ کسی عمارت کو گرانا۔

پھر لشکر کے سپہ سالار کو فرمایا کہ جب تم کسی مشرک سے ملو تو اسے تین امور کی دعوت دینا، اگر وہ ان میں سے کوئی بھی امر مان لے تو اسے قبول کرلینا اور انہیں اذیت نہ دینا۔ انہیں دعوت دینا کہ وہ اپنے شہر سے مہاجرین کے شہر میں منتقل ہوجائیں،

اگر وہ اس طرح کرلیں تو انہیں بتانا کہ ان کے لیے وہی ہے جو مہاجرین کے لیے ہے اور ان پر وہی ہے جو مہاجرین کے لیے ہے۔ اگر وہ انکار کردیں تو انہیں کہنا کہ وہ مسلمانوں میں سے اہلِ بادیہ کی طرف جائیں۔

ان کے لیے اللہ کا وہی حکم ہوگا جو باقی مسلمانوں کے لیے ہے، لیکن انہیں مالِ غنیمت اور مالِ فے میں سے حصّہ نہیں ملے گا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں۔

اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو ان سے جزیے کا مطالبہ کرنا۔ اگر وہ مان جائیں تو قبول کرلینا اور انہیں اذیت دینے سے رُک جانا، اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگنا اور ان سے جہاد کرنا۔ اگر تم کسی قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرلو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ مقرر کرنے کا ارادہ کریں تو ان سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ مقرر نہ کرنا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا، پہلے حضرت زیدؓ شہید ہوئے،

اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی اور وہ بھی شہید ہوگئے، اس کے بعد عبد اللہ بن رواحہؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی اور وہ بھی شہید ہوگئے۔قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہوجاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے پر اسلامی جھنڈے کو پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے اسلامی لشکر کو واپس لے آئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ذکر جاری ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ چلے گا۔ ابھی مَیں ایک شہید اور بعض مرحومین کا ذکر کروں گا اور نماز کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

ا۔مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب ابن مکرم چودھری نذیر احمد چیمہ صاحب۔

انہیں ۱۸/اپریل کو کراچی میں ایک ہجوم نے حملہ کرکے اینٹیں اور پتھر مار کر نہایت ظالمانہ طور پر شہید کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔شہید کی عمر ۴۷/سال تھی۔شہید مرحوم ایک ورک شاپ چلاتے تھے اور ان کی دیانت داری کی وجہ سے ان کا کاروبار کافی وسیع ہوگیا تھا۔مرحوم موصی تھے، نہایت مستعد جماعتی کارکن، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، محبت کرنے والے، بہت بہادر اور دوسروں کو ہمت دلانے والے، خلافت سے خاص تعلق رکھنے والے، خطبات غور سے سننے والے، جماعتی ڈیوٹیز اور مقدمات کی پیروی میں پیش ہونے کے لیے ہردم تیار رہتے تھے۔شہادت کے واقعے سے دو روز قبل مخالفین کی جانب سے عدالت میں انہیں دھمکیاں بھی دی گئی تھیں۔قرآن کریم سے شہید کو والہانہ عشق تھا۔ پسماندگان میں دو بیویاں، اور سات بچے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہن اور بھائی بھی ہیں۔

شہید مرحوم کے ذکر کے ذیل میں حضورِ انور نے فرمایا کہ آج بھی قصور کے ایک گاؤں میں نوجوان احمدی کی شہادت کی اطلاع ہے، تفصیلات ابھی نہیں آئیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے مخالفین کے متعلق دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی پکڑ کے جلد سامان کرے

ان کے لئے اب یہی ہے کہ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

۲۔محترمہ امۃ المصور نوری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب

مرحومہ گذشتہ دنوں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی نواسی اور مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔حضورِ انور نے فرمایا کہ میری چچا زاد بہن تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، متوکل، نیک طبیعت، مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنے والی، خاوند کا ساتھ دینے والی، صابر، مخلص خادم دین، قرآن کریم سے محبت رکھنے والی، غریبوں کی ہمدرد، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے والی، واقفینِ زندگی کی عزت کرنے والی خاتون تھیں۔

۳۔مکرم حسن سانوغو ابوبکر صاحب لوکل مبلغ برکینافاسو۔

آپ ۶۳/سال کی عمر میں گذشتہ دنوں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم لوکل زبان میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے جو ریڈیو پر نشر ہوتا تھا۔مرحوم نے الازہر یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کر رکھی تھی۔مرحوم نیک، تبلیغ کا شوق رکھنے والے، بہادر، بہترین مقرر، خطیب، قرآن کریم سے محبت رکھنے والے، ہنس مکھ انسان تھے۔حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ایسے خدمت کرنے والے جماعت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی۔

# اطاعت خلافت کی اہمیت

شاہد احمد ملک مربی سلسلہ

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔

ایک جنگ میں جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی وجہ سے ان کو بدل دیا اور عین جنگ کی حالت میں ان کو بدلا گیا۔ تو بہر حال اس حالت میں خلیفۂ وقت کا حکم آیا کہ اب کمان حضرت ابو عبیدہ کریں گے، ان کو دے دی جائے۔ تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی عمدگی سے کمان کر رہے ہیں ان سے چارج نہیں لیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ آپ فوری طور پر مجھ سے چارج لیں کیونکہ یہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اور میں بغیر کسی شکوے کے یا دل میں کسی قسم کا خیال لائے بغیر کامل اطاعت کے ساتھ آپ کے نیچے کام کروں گا جس طرح آپ کہیں گے۔

(ماخوذ از تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 357-356 سنہ 13ھ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1987ء)

تو یہ اطاعت کا معیار ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہئے نہ یہ کہ اگر کوئی فیصلہ خلاف ہو جائے تو شکوہ شروع کر دیں۔ کسی عہدے دار کو ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیا جائے تو کام کرنا چھوڑ دیں۔ جو ایسا کرتا ہے نہ تو اس میں اطاعت ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور نہ تقویٰ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر بیعت اس نکتے پر لی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس؟ حدیث 7199)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو گی نہ کوئی عذر ہو گا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ ...... حدیث 1851)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امامِ وقت کی بیعت کی اور ان جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے جو امامِ وقت کے انکاری ہیں۔ لیکن اگر ہمارے عمل اس کو قبول کرنے کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہو گی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔

پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ زمانے کے امام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے معیار کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ:

''ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص

جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔‘‘ یعنی عملی حالت اگر اس تعلیم کے مطابق نہیں تو صرف نام لکھوا کر جماعت میں شامل ہونے والی بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل میں میری نظر میں تو وہ جماعت میں نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں ’’......اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 439)

اور وہ تعلیم یہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ

’’فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔‘‘ یعنی لغو اور بیہودہ باتوں میں مقابلہ نہ کرو۔ ان باتوں میں مقابلہ نہ کرو کہ اب فلاں عہدے دار بن گیا تو مَیں نے اطاعت نہیں کرنی یا مجھے ہٹایا گیا تو میں نے اطاعت نہیں کرنی۔ فرمایا اور ’’جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔‘‘ عام معاملات میں بھی، روزمرہ معاملات میں بھی، لڑائی جھگڑوں میں بھی، اگر فضولیات پہ، لغویات پہ کوئی مقابلہ ہوتا بھی ہے، تب بھی صَرفِ نظر کرو بلکہ نہ صرف صَرفِ نظر کرو بلکہ نیکی سے پیش آؤ۔ فرمایا کہ ’’شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔‘‘ خوش اخلاقی سے بات کرو۔ نرم زبان استعمال کرو۔ اس کا اچھا نمونہ دکھاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 413)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی کامل اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

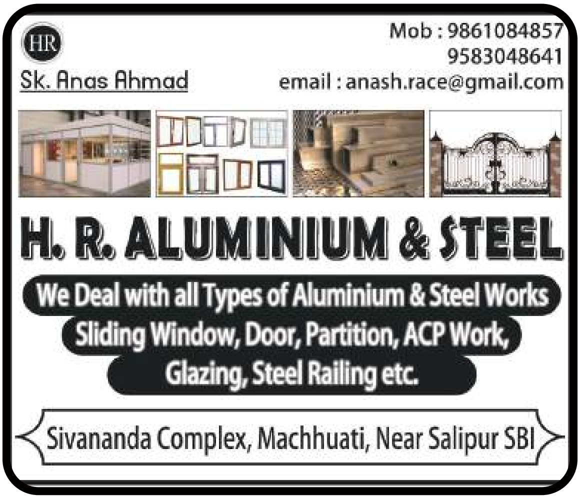
Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

NUSRAT
Cell :9902222345
9448333381
MOTORS RE-WINDING
Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)
"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے
بہت صاف ہوجاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے
کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب
کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

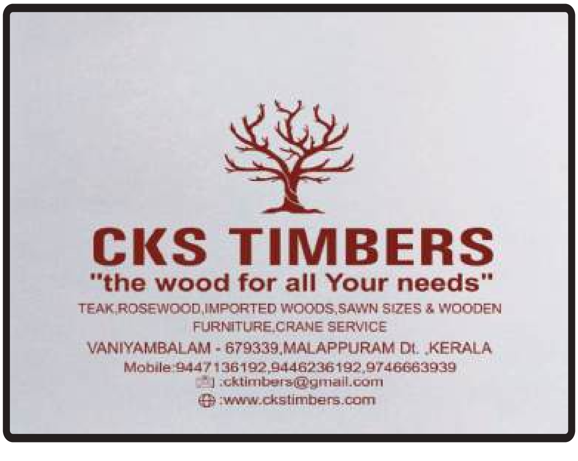
CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

# خلافت کے ذریعہ عالمگیر وحدت

کے۔ایم وسیم اختر مربی سلسلہ

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اس پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

قارئین کرام!خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے رگِ جان کی حیثیت رکھتا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت نمبر ۵۶ میں خلافت کے بابرکت انعام کے حوالہ سے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اے مسلمانو!تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کی دو شرائط سے مشروط، امتِ مسلمہ سے خلافت کے قیام کا حتمی وعدہ فرمایا ہے۔

انبیاء کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہوتا ہے اور خلافت حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی گئی ہے کہ اس کا بنیادی اور آخری مقصد توحید اور وحدت کا قیام ہے۔اس لحاظ سے خلافت سے وابستگی بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(آلِ عمران آیت ۱۰۴)

کہ اے مومنو!اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت اور وحدت کا ذریعہ حبل اللہ کی صورت میں اتارا ہے۔حبل اللہ سے مراد دینِ اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مقدس وجود بھی ہے اور مسیح پاک ؑ کا وجود بھی جن کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ساری دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا۔ پھر اس سے مراد خلافت احمدیہ بھی ہے جس کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہماری ترقی، وحدت اور نجات کا وسیلہ ہے۔خدا تعالیٰ کی نازل کردہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور پکڑے رکھنا ہمارا فرض ہے۔

معزز قارئین!عالمگیر وحدت کا لفظ گہری حکمت اور صداقت پر مبنی ہے۔اس کے مفہوم کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔وحدت کا مضمون اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ پھر اس نے جو کتاب ہدایت قرآن شریف کی صورت میں دنیا کو عطا فرمائی وہ ساری دنیا کے لئے، ہر اسود و احمر کے لئے ایک عالمگیر کتابِ ہدایت ہے جیسا کہ فرمایا کہ یہ هُدًى لِّلنَّاسِ (البقرہ آیت ۱۸۶) ہے۔ہمارے پیارے آقا ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیّن کا منصب عطا فرمایا ہے۔اس میں اکملیت، افضلیت اور عالمگیریت کا مضمون پایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپ یہ اعلانِ عام فرمادیں کہ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

(الاعراف ۱۵۹)

کہ اے لوگو!میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔یہ عالمگیر نبوت کا ایسا عظیم الشان اعلان ہے جس میں کوئی نبی بھی آپ کا ہمسر نہیں۔آپ ؐ کے وصال کے بعد تائید الٰہی سے جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اس کا دائرہ بھی عالمگیر تھا اور ہر خلیفہ ٔ راشد کو خلیفۃ الرسول کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ عالمگیر پیغامِ نبوت عالمگیر سلسلہ ٔ خلافت کے

ذریعہ ممکن حد تک اکنافِ عالم میں پھیلتا چلا گیا اور جب دورِ آخرین میں اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آنحضرت ﷺ کے امتی اور ظلی نبی ہونے کے لحاظ سے آپؑ کا دائرہ کار بھی سب دنیا پر محیط تھا اور آپؑ نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلایا۔ اپنی بعثت کا دائرہ بیان کرتے ہوئے خود آپؑ نے فرمایا:

''اب اللہ تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک بنادے'' (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷۶)

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا'' (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶-۳۰۷)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''اِس زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷۶)

خلافت کے زیرِ سایہ عالمگیر وحدت اور تائید الٰہی کے ایمان افروز نظارے ہر آن اور ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں۔ ذرا ایک نظر ڈالتے ہیں۔

خلافتِ خامسہ کا آغاز ہوتے ہی وحدت کا کیا دلفریب نظارہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو دکھایا کہ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد، حضور انور ایدہ اللہ کے پہلے ارشاد کی تعمیل میں سارا عالَمِ احمدیت فوراً بیٹھ گیا حتی کہ سات سمندر پار کے احمدی بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر خلافت جوبلی کے جلسہ میں ایک فرمان پر سارا عالَمِ احمدیت کھڑا ہوگیا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ نے خلافت سے وفاداری، اطاعت اور قربانی کا عہد لیا تو یوں لگتا تھا کہ سارا عالَمِ احمدیت سمٹ کر حضور انور کی مٹھی میں آگیا ہے۔

پس یہ مبارک دورِ خلافتِ خامسہ جس میں موجود ہونے کی سعادت ہم سب کو حاصل ہے۔ اِس دور میں جس کثرت اور وسعت سے اسلام کی اشاعت اکنافِ عالم میں ہو رہی ہے وہ ہر لحاظ سے بے مثل اور یکتا ہے اور خلافت کے عالمگیر فیضان کے زیرِ سایہ وحدت کا مضمون اتنی وسعت سے جلوہ گر ہے کہ گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

خلافت تنظیم وملت کی جان ہے اور تمام برکتیں اور عظمتیں، عزّتیں اور رفعتیں اور دین و دنیا کی بھلائیاں اور ترقیات اس سے وابستہ ہیں۔

پس ساری برکتیں، رفعتیں اور فضیلتیں خلیفہ وقت کی سچی وفاداری، وابستگی اور اطاعت میں ہیں۔ جو بھی خلافت سے مضبوط تعلق رکھے گا، بابرگ و بار ہوگا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر رہے گا، کیونکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ امام رکھنے والی جماعت پر ہوگا۔ ''یَدُ اللہِ فَوْقَ الْجَمَاعَۃِ''

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ خلافت کی وابستگی کی اہمیت و برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔''

(حقائق القران مجموعۃ القرآن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ)

(سورۃ النور زیر آیت استخلاف صفحہ ۷۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم ہمیشہ خلافت کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ آمین

رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم

اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس عاجزانہ عزم کو پورا کرسکیں اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس وعدہ کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین

# درود شریف کی اہمیت و برکات

نجیب اللہ نائک مربی سلسلہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہو گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے کہ تم درود بھیجو۔

(کنزالعمال جزء اول صفحہ 254 کتاب الاذکار / قسم الاقوال حدیث نمبر 2225 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پھر دعا کرنے کے صحیح طریق کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور دعا کرتے ہوئے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نماز پڑھنے والے تُو نے جلدی کی۔ چاہئے کہ جب تُو نماز پڑھے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کرے۔ پھر مجھ پر درود بھیجے۔ پھر جو بھی دعا وہ چاہتا ہے مانگے۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔ کہ اے نماز پڑھنے والے دعا کر، قبول کی جائے گی۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی جامع الصلوات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3476)

پھر حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 849)

پس یہ درود جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کرتا ہے وہاں قبولیت دعا کے لئے بھی ضروری ہے اور اپنی بخشش کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم درود نہ بھیجو اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حدیث نمبر 486)

درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرّع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو (ذاتی غرض کوئی نہ ہو)۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535-534 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر درود کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔'' (جیسا کہ حدیث میں بھی آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود کافی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ) ''لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقۂ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے'' (جو ذاتی محبت کی وجہ سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ اس ذاتی محبت کے تعلق کی وجہ سے اس وجود کے چاہنے والے کے جسم کا ایک حصہ بن جاتا ہے) فرمایا کہ: ''پس جو فیضان شخص مَدْعُولَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔'' (اللہ تعالیٰ کا جو فیض جس شخص کے لئے دعا کی جارہی ہے اس پر ہوتا ہے دعا کرنے والے پر بھی وہی فیض ہو جاتا ہے۔) اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والے کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتے ہیں۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی پر واجب ہے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو حقیقی طور پر پورا کرسکیں، خدا کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کو سچ ثابت کرسکیں۔ صرف نعرے بازی اور جلوسوں کے ذریعے جو محبت کا اظہار کیا جاتا ہے، وہ کافی نہیں ہے، جیسا کہ غیر احمدی مسلمان اس میں مشغول رہتے ہیں۔ اس محبت کا حقیقی حق ادا کرنے کے لیے ہر احمدی کو آج کروڑوں کی تعداد میں درود و سلام دل کی گہرائیوں سے پڑھ کر عرش تک پہنچانا چاہیے۔ یہ درود بندوقوں کی گولیوں سے کہیں زیادہ اثر پذیر ہوگا اور دشمن کے خاتمے میں اس کی تاثیر زیادہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔

# عصر حاضر کے حالات اور خلافت کا کردار

از بلال احمد آہنگر استاد جامعہ احمدیہ قادیان

مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر، ہر فتنہ گر سے ہے

آج کا انسان مادی ترقی کے لحاظ سے بہت بلند مقام تک جا پہنچا ہے اور اس نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہت مہارت حاصل کر لی ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ انسان نے دنیا میں ایک Technological revolution (تکنیکی انقلاب) برپا کیا ہوا ہے۔ یہ زمانہ ایسا ہے کہ سوشل میڈیا، نئے ایجادات اور وسائل کی ہمہ گیر وسعت کی بدولت ساری زمین سمٹ کر Global village کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ایک طرف دنیا مادی ترقی میں بہت آگے ہے تو دوسری طرف دور حاضر کا سب سے اہم مسئلہ امن و آشتی کا فقدان ہے۔ ایک عجیب بے چینی اور اضطراب ہے۔ سائبر کرائم واردات میں غیر معمولی اضافہ نے انسان کے دل و دماغ کو ہلاک کر رکھا ہے۔ ہر ملک اپنے مفاد کے لئے کمزور ملکوں کو لوٹ رہا ہے۔ کہیں مذہب کے نام پر ذاتی مفاد کے لئے جنگیں لڑی جارہی ہیں، تو کہیں دولت کی لالچ میں معصوم بے گناہوں کی جانیں لی جارہی ہیں۔ کہیں آزادی اظہار کے نام پر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے، تو کہیں طاقت کے استعمال سے کمزوروں کے بنیادی حقوق ہی ضبط کیے جارہے ہیں۔ یہ دنیا حوادث و مصائب کا شکار ہے۔

یہ وہی زمانہ ہے جس کی پیشگوئی آج سے ۱۵۰۰ سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کے لئے دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں یعنی وہ لوگوں کی بھڑکائی ہوئی جہنم کا نظارہ ہوگا۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ایسے حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ تم مسلمانوں کی جماعت اور امام کو لازم پکڑو۔ یہی تمہاری ترقی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ مگر افسوس آج مسلمانوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو پس پشت ڈال دیا۔

یہ وہ حالات ہیں جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نہایت واشگاف الفاظ میں اعلان فرماتے ہیں:

’’اے یورپ! تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور

جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ نمبر ۲۶۹،۲۶۸)

مذہبی اعتبار سے عصر حاضر میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسانوں کو خُدا کے وجود پر یقین نہیں رہا۔ لادینیت عروج پر ہے اور لوگ اپنے خالق، پیدا کرنے والے کو بھول رہے ہیں اور اس کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی بے سکونی کا عالم ہے۔ ورلڈ ویلیو سروے کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۷ء سے اب تک ۴۹ ممالک کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان ممالک میں سے ۴۳ ممالک میں مذہبی رجحانات میں کمی ہو رہی ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ خُدا تعالیٰ سے دوری اور خُدا تعالیٰ کے وجود سے انکار ہے۔

(www.worldvaluesurvey.org)

ان حالات میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود مبارک ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم پر اس الحاد، بے دینی اور تمام برائیوں کے خلاف آواز بلند کر رہا ہے۔ اس چیز کو بھانپتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۲۲ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ:

’’پس حقیقی امن دنیا میں لانے کے لیے یہی عقیدہ اور اس پر عمل کارگر ہوگا کہ دنیا کا ایک خُدا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ امن میں رہیں۔ حقیقی امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ایک بالا ہستی کو تسلیم نہ کیا جائے، جب تک اس کی محبت دل میں پیدا نہ ہو۔ اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیش کیا ہے۔ امن اس وقت تک قائم ہو ہی نہیں سکتا جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خُدا کو مانے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔‘‘

آج دنیا میں جنگ اور خوف کی فضا ہے اور تیسری عالمی جنگ کے خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ دنیا میں اسلحہ و جنگ کی ترویج پر کام ہو رہا ہے۔ ہزاروں لاکھوں بے گناہ، بے قصور تہ تیغ ہوئے۔ بے شمار زخمی ہو کر ہمیشہ کے لئے معذور ہو گئے، لاکھوں بے گھر ہوئے۔ جن کے دکھوں کا درمان آج تک نہیں ہو سکا۔ المیّہ یہ ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں میں اس کا کوئی احساس نہیں۔ اس تناظر میں دنیا میں انسانیت کا ہمدرد اور اس کی بے لوث خدمت اور دعائیں کرنے والا ایک مقدس ادارہ خلافت احمدیہ ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہی ہے جو دنیا کو عالمی جنگ سے مدت سے مسلسل خبردار کر رہا ہے۔ اور یہ تنبیہ کر رہا ہے کہ اگر آج طاقتور ملکوں نے ہوش کے ناخن نہ لیے تو آنے والی نسلوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ امن، صلح جوئی اور آشتی کی کوششیں کرنے والا ایک ہی رہنما ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس کے ماننے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کی مختلف پارلیمنٹس میں جا کر خطابات ارشاد فرمائے۔ اپنے ایک خطاب ’ایٹمی جنگ کے تباہ کن نتائج اور کامل انصاف کی اشد ضرورت‘ میں حضور انور فرماتے ہیں۔

آج کی دنیا میں تصادم، بے چینی اور بعض ممالک میں عوام آپس میں لڑائی اور جنگ کر رہے ہیں۔ درحقیقت اس کے ہولناک نتائج آئندہ کئی نسلوں تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔۔ اگر ایٹمی جنگ چھڑ جاتی ہے تو جو لوگ براہ راست اس کی زد میں آئیں گے اُن کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ لوگ آناً فاناً ہلاک ہو جائیں گے یا مجسموں کی صورت میں منجمد ہو جائیں گے۔۔ پینے کا پانی، غذا اور سبزہ وغیرہ ایٹمی تابکاری سے ناقابل استعمال ہو جائیں گے۔ اگر ایٹمی ہتھیار آج دوبارہ استعمال ہوتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ بعض ممالک کے کچھ حصے مکمل طور پر دنیا کے نقشے سے مٹ جائیں اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ لہٰذا اس امن کانفرنس کے ذریعہ میں تمام دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کی تعلیمات اور پیغام محبت، ہمدردی، نرمی، امن اور آشتی کے سوا کچھ نہیں۔

(ملخص: امن کا پیغام، صفحہ ۵۳ تا ۶۵ اردو ترجمہ)

تاریخ شاہد ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی اپنے خطبات کے ذریعہ دنیا کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے افراد جماعت کو بالخصوص اور تمام عالم کو بالعموم مخاطب کرتے ہوئے امن و امان قائم کرنے کے لئے کوششوں کی تلقین فرمائی۔ اور دنیا کے حالات کے لئے متعدد بار

دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ نیز مسلم امہ اور بڑی طاقتوں کو انتباہ فرمایا اور انہیں اتحاد کا درس دیا۔ ایشیائی ممالک کے حالات ہوں، یا یورپ کے ممالک کے خطرات، افریقی ممالک میں پائی جانے والی بے چینی ہو یا عرب دنیا میں پھیلی حکمران طبقے سے ناراضگی۔ ۲۰۱۴ء میں داعش کی بربریت کا مسئلہ ہو یا ۲۰۲۲ء میں کرناٹک ہندوستان میں حجاب تنازعہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ، ہر ملک کے مسائل کا ذکر کر کے اُن کی بار بار راہنمائی فرمائی۔

قارئین کرام!

فروری سن ۲۰۰۶ء کی بات ہے جب ڈنمارک کے اخبارات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز کارٹون شائع کئے گئے۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ مسلم ممالک میں فسادات پھوٹ پڑے۔ ڈنمارک کی ایمبیسیوں پر حملے ہونے لگے، املاک جلائی گئیں۔ جلوس نکالے گئے۔ مسلمانوں کے اس رویہ سے اسلام کو اور نقصان پہنچا اور کہا گیا کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے۔ ایسے حالات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ ناموس رسالت پر حملوں کے دفاع کے طریق سمجھائے۔ ۲۰۱۰ء میں امریکہ میں ایک چرچ کے پادری نے قرآن کریم کو جلانے کی مذموم کوشش کی۔ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر امریکہ کی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ امریکہ میں جگہ جگہ قرآن کریم کی نمائشیں اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم سے لوگوں کو روشناس کروایا جائے۔

سن ۲۰۱۲ء میں ایک امریکن عیسائی نکولا بسیلے نے قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ پر ایک فلم بنائی جس میں قرآن کریم کی تعلیمات کو مروڑ کر پیش کیا گیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لگاتار خطبات ارشاد فرمائے۔ آپ نے فلم بنانے والوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا اور بڑے درد سے فرمایا:

”اس اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک احمدی مسلمان کو سب سے زیادہ تکلیف پہنچی ہے۔ ہمارے دل اس فعل سے چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے۔ اُنہیں وہ عبرت کا نشان بنا جو رہتی دنیا تک مثال بن جائے۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے عشق رسول ﷺ کا اس طرح ادراک عطا فرمایا ہے کہ جنگل کے سانپوں اور جانوروں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ، حضرت خاتم الانبیاءؐ کی توہین کرنے والے سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔“

(خطبہ جمعہ ۲۱ ستمبر ۲۰۱۲ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بڑے عالمی رہنماؤں کو اپنے مراسلوں میں دنیا کو عالمگیر تباہی سے بچانے اور اس ضمن میں مثبت رول ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کو لکھا:

”پس اگر آپ چاہیں تو عدل و انصاف کے تقاضے پورے کر کے دنیا کی راہنمائی کر سکتے ہیں“

امریکہ کے سابق صدر براک اوباما کو لکھا:

”ہم سب جانتے ہیں کہ جنگ عظیم دوم کے بنیادی محرکات میں لیگ آف نیشنز کی ناکامی اور ۱۹۳۲ء میں رونما ہونے والا معاشی بحران سرفہرست تھا۔ اگر چھوٹے ممالک کے جھگڑے سیاسی طریق کار اور سفارت کاری کے ذریعہ حل نہ کیے گئے تو۔ یقیناً یہ امر تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہو گا۔“

چین کے وزیر اعظم کو لکھا:

” میری دعا ہے کہ عالمی راہنما دانش مندی سے کام لیتے ہوئے اقوام عالم اور افراد کے مابین موجود چھوٹے چھوٹے تنازعات کو عالمگیر بننے سے بچانے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔“

اسرائیل کے وزیر اعظم کو لکھا:

”میری آپ سے درخواست ہے کہ دُنیا کو جنگ کے دہانہ پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکنہ کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی تنازعات کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے گفت وشنید اور مذاکرات کا راستہ اپنائیں تا کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں نہ یہ کہ ہم انہیں معذوریوں کا تحفہ دینے والے ہوں“

دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک کے دورہ جات کئے۔اور سربراہان مملکت سے ملاقات، حکومتی وزراء، ممبران پارلیمنٹ، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء کے ساتھ ملاقات کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن و آشتی کا پیغام پہنچایا۔دنیا کی موجودہ صورت حال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشتگردی کے سدّباب اور عالمی امن وامان جیسے اہم مسائل زیر بحث رہے۔اس حوالے سے حضور انور نے حالات حاضرہ کے تناظر میں نہایت پُر حکمت اور بصیرت افروز خطابات ارشاد فرمائے۔یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''کہ دنیا میں امن وامان قائم کرنے کے لئے انسان کو لازماً خدا کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور یہی تمام مسائل کا حل ہے۔''

اس موقع پر Bishop Dr Amen Howard جنیوا (سوئزرلینڈ) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں شمولیت کے لئے آئے تھے، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار جن الفاظ میں کیا وہ غور سے سننے کے لائق ہیں۔انہوں نے کہا:

''یہ شخص جادوگر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔لہجہ دھیما ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔اس طرح کا جرأت مند انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔آپ کی طرح کے صرف تین انسان اس دنیا کو مل جائیں تو امن عالم ے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہوسکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔''

(احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی ۲۰۱۸ء صفحہ ۲۰)

سات اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے اور اسرائیل کی غزہ میں جوابی کارروائی کے بعد سے دونوں کے مابین جنگ جاری ہے۔جس میں غزہ میں اب تک ہزاروں افراد، عورتیں، بچے بلا امتیاز مارے جا چکے ہیں۔پیارے حضور انور نے ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۳ء کے خطبہ جمعہ سے ہی دنیا کے حالات کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔اور فرمایا:

''پہلی جنگ عظیم کے بعد جنگوں کے خاتمے کے لیے بڑی طاقتوں نے لیگ آف نیشنز بنائی لیکن انصاف کے تقاضے پورے نہ کرنے اور اپنی برتری قائم رکھنے کی وجہ سے یہ ناکام ہوگئی اور دوسری جنگ عظیم ہوئی اور کہتے ہیں سات کروڑ سے زیادہ جانیں ضائع ہوئیں۔ اب یہی حال یواین (UN) کا ہو رہا ہے۔بنائی تو اس لیے گئی تھی کہ دنیا میں انصاف قائم کیا جائے گا اور مظلوم کا ساتھ دیا جائے گا۔جنگوں کے خاتمے کی کوشش کی جائے گی لیکن ان باتوں کا دُور دُور تک پتہ نہیں۔ہر کوئی اپنے مفادات کو ہی دیکھ رہا ہے۔''

ایسے حالات میں مسلمان ملکوں کی غیرت کو اُبھارتے ہوئے فرمایا:

''مسلمان ممالک اپنے اختلافات مٹا کر اپنی وحدت کو قائم کریں۔اور سوچیں! یہی دنیا سے فساد دُور کرنے کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل افراد جماعت کے سامنے رکھ کر خطبہ جمعہ ۲۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء میں فرمایا:

''سب کچھ خبروں میں آرہا ہے۔آپ سب کے سامنے دنیا کی بگڑتی ہوئی صورتحال کا نقشہ ہے۔اگر فوری حکمت والی پالیسی اختیار نہ کی گئی تو دنیا کی تباہی ہے۔احمدیوں کو دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔کم از کم ہر نماز میں ایک سجدہ یا کم از کم کسی ایک نماز میں ایک سجدہ تو ضرور اس کے لیے ادا کرنا چاہیے۔تا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس تباہی سے نجات دے اور تیسری خطرناک جنگ کا خاتمہ ہو۔''

۱۲/اپریل ۲۰۲۴ء میں فلسطین کے لئے دعا کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''فلسطین اور دنیا کے حالات کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔بد سے بدتر حالات دنیا کے ہوتے چلے جارہے ہیں۔خدشہ ہے کہ ایران پر بھی حملہ ہو اور پھر جنگ وسیع ہو کر مزید پھیلے۔حضور انور نے الٰہی القا اور اپنی نور فراست سے موجودہ جنگی صورت حال کو بھانپتے ہوئے یہ فرمایا تھا ''خدشہ ہے کہ ایران پر بھی حملہ ہو'' اور پھر ہم نے دیکھا کہ اسرائیل نے براہ راست ایران کے شہر اصفیان پر حملہ

کر دیا اور ہم سب ان حالات سے بخوبی واقف ہیں۔

ہم نہایت خوش نصیب ہیں کہ روئے زمین پر خُدا کی سب سے برگزیدہ ہستی مسیح موعود کا خلیفہ ہمارے درمیان ہے۔ جوملت اسلامیہ کے بارے میں شب و روز سوچنے والا، ساری ساری رات جاگ کر ان کربناک واقعات کی سوچوں میں مستغرق رہنے والا وجود ہے۔ جو رُو رُو کر عالم اسلام کی سلامتی، خوشحالی اور ترقی کی دُعائیں مانگتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے مسلمانوں کی بقا اور باہمی اتحاد کے لیے گڑگڑاتا ہے۔ آج خلیفۃ المسیح ہی وہ بابرکت وجود ہے جو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ شب و روز اُمّتِ مسلمہ کا درد وغم اپنے دل میں لئے پھرتا ہے۔ اور بے قرار ماں کی طرح اہل دنیا کو مصفیٰ پانی کے چشمہ کی طرف بُلا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

نعرہ ہا می زنم بر آبِ زلال
ہمچو مادر دواں پئے اطفال
تا مگر تشنگانِ بادیہ ہا
گرد م آیند زیں فغان و صلا

یعنی میں بچوں کے پیچھے دوڑنے والی ماں کی طرح مصفیٰ پانی کے چشمہ کی طرف بُلا رہا ہوں۔

تاکہ شاید جنگلوں کے پیاسے اس شور و پکار سے میرے پاس آجائیں۔

خلافت ہی وہ مصفیٰ چشمہ ہے جو اتحادِ امّت کی ضامن، امن عالم کی نوید اور عصر حاضر کے حالات اور جملہ مسائل کا یقینی حل ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفۃ المسیح کی دعائیں ہی یقیناً دنیا کی تقدیر بدل سکتی ہیں۔ اس بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”مسلم امّہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم وتعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اگست ۲۰۱۴ء)

صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہے۔ مبلغ انچارج گیمبیا تحریر کرتے ہیں کہ وہاں کے ایک علاقے جمارا میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کے لئے شیشے خرید لئے گئے۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر شیشے لگوانے اور شیشوں کی کٹائی کے لئے ایک ابوبکر نامی شخص کو بُلایا گیا۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے تو وہ بہت غصّہ ہوا، اور اُس نے شیشے توڑ دیے اور خود بھی زخمی ہوگیا۔

اُسی رات اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ سمندر میں چیخیں مار رہا ہے اور ڈوب رہا ہے۔ جب اُس کو بچنے کی کوئی اُمید نہیں رہی تب اُس نے دیکھا کہ ایک کشتی اُس کو بچانے کے لئے آرہی ہے، قریب آنے پر دیکھا کہ اُس کشتی پر ایک وہاں کے امیر صاحب اور دوسرے وہاں کے مبلغ صاحب ہیں۔ چنانچہ اگلی صبح وہ فوراً مشن ہاوس گیا اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگیا۔ حضرات! یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت خامسہ ہی وہ کشتی ہے جس پر سوار ہو کر ہی تباہی، بربادی اور جنگ عظیم سے بچا جا سکتا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ ہم لوگ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت ملی ہے۔ صرف وفات مسیح مان لینے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں ہوجاتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گذارنے سے اللہ کا قُرب ملتا ہے۔ دنیا کے ان حالات میں ہمارا اللہ سے تعلق قائم ہو۔ ہمارا اُٹھنا، بیٹھنا، سونا اور جاگنا سب اللہ کے لئے ہو۔ یہی وہ مضبوط قلعہ ہے جس میں آکر آج دنیا تباہی سے بچ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حقیقت میں ہمیں وہ لوگ بنائے جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیۡنَ اِذَا رُؤُوۡا ذُکِرَ اللّٰہُ ”یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔

(سنن کبریٰ للنسائی، ج۱۰، ص ۱۲۴، حدیث:۱۱۱۷۱)

صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کے اپنے ایک دعائیہ شعر میں فرماتی ہیں۔

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر

# گوشۂ ادب

## اردو زبان کی اہمیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دو ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی جس کو اردو کہتے ہیں۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے۔ بلکہ کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اسے بالکل مٹا دیا جائے۔ پنجاب کا شہری طبقہ اس کا بہت شائق چلا آتا ہے اور اس میں علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری جیسے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے جنہوں نے اردو زبان کی بہت خدمت کی ہے اور ان کی وجہ سے ہندوستان میں اور اس کے باہر اردو زبان بہت مقبول ہوگئی ہے۔''

''ہماری مادری زبان اردو ہے اور ہمارا خون دہلی والوں کا ہے۔ بلکہ ان کا خون ہے جن سے اردو بنی ہے۔ جیسے میر درد اور مرزا غالب۔ پس میں ایک نصیحت تو آپ کو یہ کروں گا کہ اردو زبان کو زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کریں۔ جب ہم اردو زبان میں گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ اس کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دے تو اس پر عبور حاصل کر لیتا ہے پس میری نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

(فرمودہ 29 جولائی 1949ء بحوالہ مشعل راہ جلد اول صفحہ 536 تا 537)

## انتخاب خلافتِ خامسہ کے بعد

جس حسن کی تم کو جستجو ہے
وہ حسنِ ازل سے باوضو ہے
خوش رنگ ہے اور خوبرو ہے
لگتا ہے وہ پھول ہو بہو ہے
تاریخ کا سانس رک گیا ہے
آئینہ سا کوئی روبرو ہے
اُترا ہے جو آج آسماں سے
عزّت ہے ہماری آبرو ہے
جو دل بھی ہے یقیں سے پُر ہے
جو آنکھ بھی ہے وہ باوضو ہے
ہم ہنس بھی رہے ہیں صدقِ دل سے
ہر چند کہ دل لہو لہو ہے
اے قدرتِ ثانیہ کے مظہر!
تو کتنا حسیں ہے، خوبرو ہے
اللہ کے اور رسول کے بعد
واللہ کہ آج تُو ہی تُو ہے
سرشار ہے جو ہے تیرا خادم
شرمندہ ہے جو ترا عدو ہے
خاموش! مقام ہے ادب کا
آقا مرا محوِ گفتگو ہے
سرشار ہوں پی کے مَیں بھی مضطرؔ!
پھر سے وہی جام ہے، سبو ہے

(اشکوں کے چراغ ایڈیشن 2011 صفحہ 73-74)

# بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: ایک طالبہ نے کہا کہ آجکل سوشل میڈیا میں خبر پھیلی ہے کہ کپڑوں کے بڑے بڑے Brands کرونا وائرس کی وجہ سے پاکستان اور بنگلہ دیش میں اپنے غریب ملازمین کو ان کا پورا حق نہیں دیتے۔ اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ ان Brands کا بائیکاٹ ہونا چاہیئے۔ حضور کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے؟

اس سوال پر حضور انور نے فرمایا:

جواب: سوال یہ ہے کہ یہاں کی یہ جو بڑی کمپنیاں ہیں وہ تو پیسے دے دیتی ہیں۔ کیونکہ یہ تو Direct اپنے Labours کے یا جو بھی ان کے ساتھ Workers ہیں ان کے پاس نہیں جاتے۔ وہاں کے کچھ لوگ ہیں جو Contract لیتے ہیں، وہ آگے Contract پر کام کرواتے ہیں۔ یہ بڑی کمپنیاں ان کو Contract دے دیتی ہیں اور وہ آگے پھر Local Labour سے کام لیتے ہیں۔ اور وہ اگر ان کو صحیح طرح لیبر نہیں دیتے تو وہ Exploit کرتے ہیں۔ تو وہ اس ملک کے رہنے والوں کا قصور ہے۔ یہاں کی کمپنیوں کا تو قصور اتنا نہیں۔ کیونکہ عموماً یہی دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ تو پیسے دے دیتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ الا ماشاء اللہ شاید کوئی ہو جو نہ دیتی ہو۔ کیونکہ ان کے بڑے بزنس چل ہی اس لئے رہے ہیں کہ یہ Fair بزنس کرنے والے ہیں اور جو بھی لیبر مقرر ہو انصاف سے دیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ تھوڑی لیبر دیتے ہیں۔ اور یہ اور بات ہے کہ وہ کام بنگلہ دیش سے یا سری لنکا سے یا انڈیا سے یا پاکستان سے یا کسی بھی اور غریب ملک سے کرواتے ہی اس لئے ہیں کہ یہاں تھوڑی لیبر پہ کام ہو جائے گا۔ لیکن جو بھی لیبر ان کی مقرر ہوتی ہے وہ دیدیتے ہیں۔ آگے جو ان کے Sub-Contractors ہیں جنہوں نے آگے جن کو Contract دیا ہوتا ہے اور پھر آگے وہ Labour سے کام لیتے ہیں وہ اصل میں Cheat کر رہے ہوتے ہیں۔ تو بائیکاٹ کرنے سے کیا فائدہ ہے، جو تھوڑی بہت ان کی آمدنی ہے وہ بھی ان کے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ باقی وہاں کے ملک کا جو قانون ہے، بنگلہ دیش یا جس ملک میں بھی یہ غلط کام ہو رہا ہے وہاں کا قانون ہے، اُن کو چاہیئے کہ اپنی Labour کا خیال رکھیں اور جو بیچ میں ایسے لوگ ہیں ان سے صحیح ان کا حق دلوائیں۔

(قسط نمبر 14، الفضل انٹرنیشنل 07 مئی 2021ء صفحہ 11)

سوال: ایک جماعتی عہدیدار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں احمدی لڑکیوں کو غیر احمدی اور غیر مسلم مردوں سے شادی کی اجازت ملنے پر فکرمندی اور پریشانی کا اظہار کر کے اس بارہ میں رہنمائی چاہی۔

جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 29 فروری 2020ء میں اس بارہ میں درج ذیل ہدایات سے نوازا۔

حضور نے فرمایا:

جواب: اسلام کے بعض احکامات انتظامی نوعیت کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے عامۃ المسلمین کو تو ان میں کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار نہیں دیا لیکن اپنے نبی اور اس کی نیابت میں خلفاء کو ان میں تبدیلی کرنے اور حالات کے مطابق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ میرے نزدیک مسلمان مرد اور عورت کا غیر مسلموں کے ساتھ نکاح کا معاملہ بھی اسی

قسم کے انتظامی معاملات میں سے ہے۔ پس احمدی مرد ہو یا عورت اس کا کسی غیر احمدی یا غیر مسلم سے نکاح کی اجازت کا معاملہ خلیفہ وقت کی صوابدید پر ہے، کسی اور کے پاس اس کا اختیار نہیں۔ خلیفہ وقت ہر کیس میں حالات کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ لہٰذا جب میرے سے اجازت کے لئے رابطہ کیا جاتا ہے تو آپ کا کام ہے کہ آپ اپنی رائے کے ساتھ مجھے رپورٹ بھجوائیں۔ آپ لوگوں کا اس سے زیادہ کام نہیں ہے۔ (قسط نمبر 22، الفضل انٹرنیشنل 05 نومبر 2021ء صفحہ 11)

سوال: ایک غیر از جماعت خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنی اور اپنے بھائی کی بعض خوابیں لکھ کر ان کے بارہ میں حضور انور سے رہنمائی چاہی، نیز جماعت کے بارہ میں اپنے بعض سوالات کے جواب بھی حضور انور سے دریافت کئے۔ اسی طرح ایک احمدی لڑکے سے شادی کرنے کی اجازت بھی مانگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 28 اگست 2021ء میں اس خط کے جواب میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو اگر وہ لڑکا بھی آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اسے خود یہ بات پوچھنی چاہیئے۔

(قسط نمبر 41، الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2022ء صفحہ 9)

سوال: ایک دوست نے حدیث اَلصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَاجِبَةٌ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ) کی روشنی میں دریافت کیا ہے کہ افراد جماعت کے لئے کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا کیوں درست نہیں؟

اس سوال کا جواب عطاء فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 05 اکتوبر 2018ء میں فرمایا:

جواب: یہ مکمل حدیث سنن ابی داؤد کتاب الجهاد میں اس طرح درج ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ گویا اس میں صرف نماز پڑھنے کے بارہ میں ارشاد نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر امیر کی قیادت میں جہاد کرو اور ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرو۔ لیکن آنحضور ﷺ کی اپنی سنت اس سے مختلف ہے کیونکہ حضورؐ نے نہ مقروض کی، نہ خیانت کرنے والے کی اور نہ ہی خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ خود پڑھی۔ اسی لئے علمائے حدیث نے اس حدیث کی صحت پر کلام کیا ہے اور اس روایت کی سند پر کئی اعتراضات اٹھائے ہیں۔ علاوہ ازیں کتب احادیث میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ لَا يَؤُمَّنَّكُمْ ذُو جُرْأَةٍ فِي دِينِ " یعنی کوئی ایسا شخص جو اپنے دین میں بے باک ہو گیا ہو یا دینی احکامات کا خیال نہ رکھتا ہو وہ تمہاری امامت ہرگز نہ کروائے۔ امامت کے حوالہ سے سب سے بڑھ کر وہ حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح موعود کے بارہ میں فرمایا ہے کہ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ یعنی اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہی ہو گا۔ اور یہ حدیث کتب احادیث کی سب سے مستند کتب بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہے۔ حضور ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھو، یہ نہیں فرمایا کہ مکفر اور مکذب کے پیچھے نماز پڑھو۔ پس اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب صرف یہ ہو گا کہ حضور ﷺ دراصل ہمیں ایک انتظامی امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ جب اپنے لوگوں میں سے کسی کو امام بنا دیا جائے تو اس کے اعمال میں تجسس کر کے اس کی خامیاں تلاش کرنے کی کوشش نہ کیا کرو بلکہ پوری اطاعت کے ساتھ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر کے اس کی قبولیت کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا کرو۔

(قسط نمبر 6، الفضل انٹرنیشنل 15 جنوری 2021ء صفحہ 11)

# فتاویٰ مصلح موعودؓ

## اسلام نے جنگ کی اجازت کن حالات میں دی

ان آیات سے جو مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دینے کے لئے نازل ہوئی ہیں ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیم کی رو سے جنگ کی اجازت صرف اسی صورت میں ہوتی ہے جب کوئی قوم دیر تک دوسری قوم کے ظلموں کا تختۂ مشق بنی رہے اور ظالم اقوام اسے ''رَبُّنَا اللّٰہ'' کہنے سے روکے۔ یعنی اس کے دین میں دخل دے اور وہ جبراً اسلام سے لوگوں کو پھرائے یا اس میں داخل ہونے سے جبراً باز رکھے اور اس میں داخل ہونے والوں کو صرف اسلام قبول کرنے کے جرم میں قتل کرے۔ اس قوم کے سوا کسی دوسری قوم سے جہاد نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر جنگ ہوگی تو صرف سیاسی اور ملکی جنگ ہوگی۔ جو وہ مسلمان قوموں میں ہوسکتی ہے مگر اس کا نام جہاد نہیں رکھا جاسکتا اور اس جنگ میں شامل ہونا ہر مسلمان کا فرض نہیں ہوگا بلکہ صرف انہی مسلمانوں کا فرض ہوگا جو اس لڑنے والی حکومت میں بس رہے ہوں۔ کیونکہ یہ جنگ حب الوطنی کی جنگ کہلائے گی۔ دینی جنگ نہیں کہلائے گی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

حب الوطن من الایمان

یعنی وطن کی محبت بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم - تفسیر سورہ حج - صفحہ ۶۳)

## جنگی قیدیوں کے متعلق اسلام کے احکام

ا۔ یا تو ان قیدیوں کو احسان کر کے چھوڑ دیا جائے (سورۃ محمد) اور یہ ایسے قیدیوں کے متعلق ہی ہوسکتا ہے جو اپنی غلطی کا اقرار کریں اور آئندہ جنگ میں شامل نہ ہونے کا معاہدہ کریں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک قیدی ابوعزہ نامی کو رہا کیا۔ یہ شخص جنگ بدر میں پکڑا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لے کر چھوڑ دیا تھا کہ وہ آئندہ مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ مگر وہ جنگ احد میں مسلمانوں کے خلاف پھر لڑنے نکلا اور آخر جمراء الاسد کے جنگ میں مارا گیا۔

۲۔ اگر اسلامی حکومت کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ وہ احسان کر کے چھوڑ دے تو پھر قیدی کو حق ہے کہ وہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے لیکن اگر قیدی کو فدیہ کی طاقت نہ ہو تو پھر حکم ہے کہ اسلامی ملک کی زکوٰۃ میں سے اگر ممکن ہو تو اس کا فدیہ دے کر اس کو آزاد کر دیا جائے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو قیدی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مکاتبت کرے یعنی حکومت سے یہ عہد کرے کہ وہ کمائی کر کے آہستہ آہستہ اپنا فدیہ دے دے گا۔ اور اسے آزاد کر دیا جائے گا چنانچہ وہ اس معاہدہ کے بعد فوراً آزاد ہو جائے گا اور قسط وار اپنا فدیہ ادا کرے گا۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پرانے زمانہ میں جنگیں افراد کرتے تھے اور اپنے اخراجات جنگ وہ خود برداشت کرتے تھے۔ اس لئے ان کا بوجھ اُتارنے کے لئے دوسری قوم سے تاوان نہیں لیا جاتا تھا بلکہ افراد پر حسب طاقت تاوان ڈالا جاتا تھا۔ اب چونکہ قومی جنگ ہوتی ہے اور حکومت خرچ کی ذمہ وار ہوتی ہے۔ لازماً اس نظام میں بھی موجودہ حالات کے لحاظ سے تبدیلی کرنی ہوگی اور قیدی سے تاوان نہیں لیا جائے گا بلکہ حملہ آور قوم سے بحیثیت قوم تاوان لیا جائے گا۔

جب تک تاوان جنگ ادا نہ کرے اس سے خدمت لی جاسکتی ہے لیکن کام لینے کی صورت میں مندرجہ ذیل احکام اسلام دیتا ہے۔

ا۔ تم کسی قیدی سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔

ب۔ جو کچھ خود کھاؤ وہی قیدی کو کھلاؤ اور جو کچھ خود پہنو وہی قیدی کو پہناؤ۔

ج۔ کسی قیدی کو مارا پیٹا نہ جائے۔

د۔ اگر کوئی شادی کے قابل ہو اور انہیں علم نہ ہو کہ کب تک وہ جنگی قیدی رہیں گے تو ان کی شادی کر دو۔

(تفسیر کبیر جلد دہم - تفسیر سورہ الکفرون - ۴۵۴)

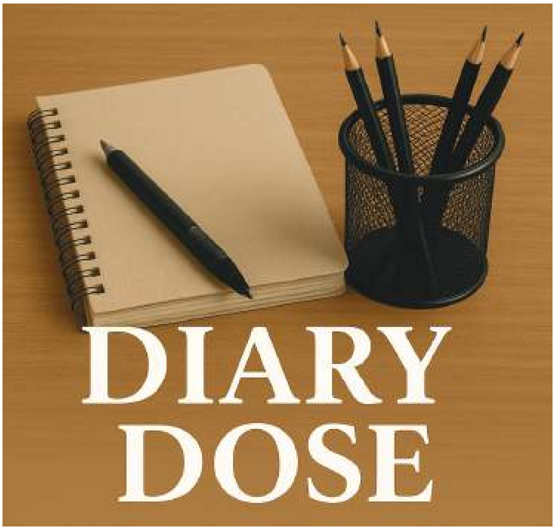


سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کے مطابق اس زمانہ کا جہاد ، قلم کا جہاد ہے کیونکہ اسلام پر قلم کے ذریعہ حملہ کیا جاتا ہے۔ اگر پہلے زمانہ کے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت ملی تھی تو احمدیوں کو پاکستان اور دیگر ممالک میں ظلم وستم کے خلاف دفاعی طور پر لڑنے کی اجازت کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ یہ ظلم وستم قلم کے ذریعہ نہیں کیا جاتا۔

حضور انور فرماتے ہیں :

دیکھیں! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس دنیا میں، اس زمانہ میں، امن قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور میں مسیح موسوی ؑ کے نقش قدم پر آیا ہوں۔ کیا حضرت عیسیٰ ؑ نے کبھی اپنے معاندین کے خلاف جنگ وجدال کیا ہے؟ نہیں۔ اُن کی مخالفت کی گئی، اُن کو مارا گیا، اُن کو صلیب پر لٹکایا گیا، گو اللہ تعالیٰ نے اُن کو بچا لیا تھا وہاں سے، مگر انہوں نے ان تمام شدائد کو برداشت کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ ؑ کے نقش قدم پر آیا ہوں۔ اسی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اب جہاد بالسیف جائز نہیں رہا۔ آپ نے آنحضور ﷺ کی بخاری میں مندرج حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد بالسیف جائز نہیں ہو گا۔ ہمارا کام حقیقی اسلام کا محبت، امن اور ہم آہنگی بھرا پیغام پھیلانا ہے۔ اس پیغام کے ذریعہ جو ہمیں حاصل ہو رہا ہے وہ اُس سے کہیں زیادہ ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدال کے نتیجہ میں حاصل ہوسکتا ہے۔ آخر لڑائی کے نتیجہ میں ہمیں کیا حاصل ہوسکتا ہے؟ ایسے پاکستانی جو احمدیت کی آغوش میں آئے ہیں وہ ایسے لوگوں میں سے آئے ہیں، اُن کی وہی سوچ اور نفسیات تھی، اُن میں سے بعض جنگجو قبائل سے آئے ہیں مگر اس کے باوجود احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اسلام احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اور ان سب مظالم کو برداشت کیا جائے جو مخالفین کی طرف سے احمدیوں پر کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اُس کو اور اُس کی جماعت کو اُن تمام مظالم کا نشانہ بنایا جائے گا لیکن اُن کو برداشت کرنا ہوگا۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہم بدلہ نہیں لیتے۔ ہم بدلہ لے سکتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ ہم ملک کے امن کو برباد کرنے والے ہوں گے۔ جو کہ پہلے سے ہی خطرہ میں ہے۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کو یہ کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ ہم ایک گروپ بنا کر پٹرول بم اور دیگر بم بنا کر ملک میں افراتفری پیدا کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ایسا کر سکتے ہو مگر پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ ٹھیک ہے۔ تم اور تمہارے مخالفین جو چاہو کرو میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں چھوڑ دیتا ہے تو ہمارے پاس کوئی محفوظ جگہ نہ رہی۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی جائے، یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوہ و السلام کے زمانہ میں ہمیں اپنا پیغام محبت، امن اور ہم آہنگی کے ساتھ پھیلانا چاہئے اور صبر دکھانا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے۔

(This week with huzoor 4march 2022)

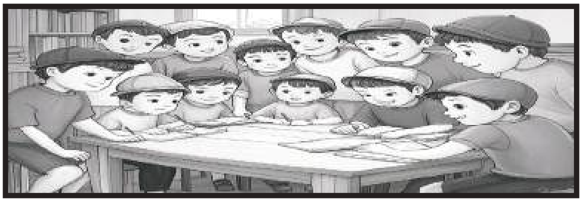

# بزم اطفال

## اطاعت کی برکت

ایک چھوٹے سے گاؤں میں احمد نام کا بچہ رہتا تھا۔ احمد نہایت شریر مگر دل کا صاف تھا۔ اکثر وہ کھیل کود میں اتنا مصروف ہو جاتا کہ ماں کی باتوں کو نظر انداز کر دیتا۔

ایک دن کی بات ہے۔ احمد اپنے دوستوں کے ساتھ کھیتوں میں کھیل رہا تھا۔ دوپہر ہونے لگی تو احمد کی ماں نے آواز دی:

”احمد! بیٹا، اب گھر آ جاؤ، دھوپ بہت تیز ہو گئی ہے۔“

لیکن احمد کھیل میں اتنا مگن تھا کہ بولا:

”امی! ابھی تھوڑی دیر اور کھیلنے دیں۔“

کچھ دیر بعد اچانک بادل آئے اور تیز بارش ہونے لگی۔ کھیت کی زمین کیچڑ سے بھر گئی۔ احمد اور اس کے دوست پھسل کر گندے پانی میں گر گئے۔ سب بھیگ گئے اور ڈر کے مارے دوڑتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔

جب احمد گھر آیا تو اس کی ماں نے پیار سے کہا:

”بیٹا! اگر تم میری بات مان لیتے تو بارش سے پہلے آرام سے گھر پہنچ جاتے۔ دیکھو اطاعت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔“

اس دن احمد کو سبق ملا کہ والدین کی بات نہ ماننا نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد احمد نے طے کر لیا کہ ہمیشہ ماں باپ کی اطاعت کرے گا۔

کچھ دنوں بعد گاؤں میں ایک اور واقعہ پیش آیا۔ قریبی دریا میں پانی بہت بڑھ گیا۔ احمد کے ابو نے کہا:

”بیٹا! آج دریا کے کنارے مت جانا، یہ خطرناک ہے۔“

احمد کے دوستوں نے اسے بہکایا: ”چلو دیکھتے ہیں، کتنا پانی آیا ہے۔“

لیکن احمد نے مضبوطی سے جواب دیا: ”نہیں! میں اپنے ابو کی بات نہیں ٹال سکتا۔ اطاعت میں ہی برکت ہے۔“

اسی شام خبر ملی کہ کچھ بچے دریا کے قریب کھیلتے ہوئے پھسل گئے اور زخمی ہو گئے۔ احمد شکر گزار تھا کہ اُس نے والدین کی بات مانی اور محفوظ رہا۔

سبق:

والدین اور بڑوں کی اطاعت کرنے سے ہمیشہ خیر اور حفاظت ملتی ہے۔ نافرمانی اکثر نقصان اور پریشانی کا سبب بنتی ہے۔

## خصوصی عطایا و درخواست دعا

رسالہ ہذا کے اس شمارہ کے طباعت کے اخراجات مکرم خلیل احمد صاحب آف کولکاتہ نے ادا کئے ہیں۔ موصوف کے مرحوم والدین (والد ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب، والدہ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ، آف ارول بہار) کی بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں جگہ پانے کیلئے نیز مکرم خلیل احمد صاحب اور انکے بہن بھائیوں کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت، اہل خانہ کی صحت و سلامتی نیز عزیزم بلال احمد کو دینی و دنیوی ترقیات کے عطا ہونے کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

## شعرا حضرات کی خدمت میں اعلان

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

اس میں جماعتی خدام شعرائے کرام کو بالخصوص اور انصار کو بالعموم دعوت دی جاتی ہے کہ وہ جماعتی موضوعات یا کسی بھی دینی و اخلاقی عنوان پر اپنا کلام پیش کریں۔

تمام شعرائے کرام سے گزارش ہے کہ اپنا کلام درج ذیل ای میل پر ارسال فرمائیں:

[mohtamimishaat@darulamaan.org]

رابطہ نمبر : 8195090175

## IMPORTANT ANNOUNCEMENT

### **Annual Markazi Ijtema**

**Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah and Lajna Imaillah Bharat**

With the approval of Hazrat Khalifatul Masih V (May Allah be his Helper), the Annual Central Ijtemas of the three auxiliary organizations — Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah, and Lajna Imaillah Bharat — will, Insha'Allah, be held in Qadian Darul-Aman on the **24th, 25th, and 26th of October** (Friday, Saturday, and Sunday).

All members are requested to begin preparations and make travel arrangements from now for attending these blessed gatherings.

Jazakumullah.

**Sadr Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat**

## Into the Woods 2.0 – A Journey of Faith, Fun & Brotherhood

Majlis Khuddam ul Ahmadiyya Kerala, in collaboration with Noorul Islam and Dawat-e-Ilallah, successfully hosted Into the Woods 2.0 — a powerful two-day retreat filled with spiritual reflection, engaging discussions, and uplifting activities. The event featured inspiring sessions like “Beyond the Horizon” on the role of Jamia Ahmadiyya, and “Talk It Out”, an open forum to share thoughts and clarify doubts. Participants enjoyed a blend of recreation and reflection, including pool games, bonding exercises, and regular prayers that deepened their connection with Allah and Khilafat.

One of the highlights was the “Trekking Against Drugs” awareness hike, promoting a healthy, faith-centered lifestyle. The emotional “Personal Journeys of Faith” session, where new Ahmadis shared their heartfelt stories, left a lasting impact. The live address of Hazrat Amirul Momineen (aba) served as the spiritual pinnacle of the retreat. Centered on strengthening love for Allah, Khilafat, and the teachings of the Promised Messiah (as), the event left every participant spiritually energized and united. Alhamdulillah, the program was a life-shaping journey of faith, resilience, and brotherhood.

## Humanity First and Khuddamul Ahmadiyya Lead Trekking & Cleanliness Initiative at Anappara Kerala

Alhamdulillah, on 27th September 2025, Humanity First Palakkad Zilla, in collaboration with Majlis Khuddamul Ahmadiyya, successfully organized a trekking and cleanup drive at the Anappara mountain range. The event was held as part of Humanity First’s 30th anniversary celebrations taking place across the world.

The program was led by Zilla Humanity First In-Charge, Waseem Ahmed Sahib, Zilla Qaid, Athif Ahmed Sahib, and officials from the Forest Department. Under their guidance, around 40 Khuddam actively participated in both the trekking activity and the cleanliness initiative, contributing to environmental preservation and promoting the value of service to humanity.

The effort not only highlighted the importance of physical wellbeing and teamwork but also reflected the Khuddam’s dedication to the mission of Humanity First,serving mankind regardless of race, religion, or background.

# REPORTS
From across India

# ملکی رپورٹس

## Majlis Khuddamul Ahmadiyya Hyderabad, Telangana Organizes Blood Donation Camp

By the grace of Allah Almighty, Majlis Khuddamul Ahmadiyya Hyderabad organized a Blood Donation Camp on the occasion of the Zilla Ijtema on 21st September 2025. The camp was inaugurated by Addl. Nazir Islah-o-Irshad Noor-ul-Islam, respected Tariq Sahib, and was graced by the presence of Naib Sadr Majlis Khuddamul Ahmadiyya South India.

Alhamdulillah, the event proved to be highly successful. A total of 28 Khuddam and 2 Ansar members participated by donating blood. The Medical Officer and the hospital staff were presented with Jamaati literature, and an introduction to the Jamaat was also conveyed to them.

## Annual Ijtema Inspires Youth Towards Faith, Fitness, and Service

The annual Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya for the districts of Ajmer and Beawar (Rajasthan) was held on September 21, 2025, with around 150 members in attendance. The event was rich with spiritual and educational activities including recitation of the Holy Quran, speeches, academic competitions, sports contests, and training sessions designed to enhance the moral, intellectual, and physical development of the youth. The concluding session featured the distribution of prizes to winners of the various competitions. The Ijtema served as an excellent platform for fostering brotherhood, faith, and personal growth among the youth, aligning with the broader Ahmadiyya community's objectives of promoting religious knowledge, physical fitness, and community service.

# Health & Fitness Corner

We spend nearly one-third of our lives in bed, which makes our sheets and pillows a hotspot for bacteria, fungi, dust mites, and allergens. Sweat, saliva, dead skin cells, and even food particles create the perfect environment for these invisible organisms to thrive. While a cosy bed may feel inviting, neglecting pillow hygiene can quietly lead to skin problems, allergies, and even a weaker immune system.

Dust mites are one of the biggest culprits. They feed on the millions of skin cells we shed daily, and their droppings can trigger asthma, eczema, and allergic reactions. At the same time, pillow covers absorb sweat, dirt, and oil from our skin. This buildup clogs pores, causing acne, blackheads, or rashes. In fact, studies have shown that an unwashed pillowcase can harbour around three million bacteria per square inch — nearly 17,000 times more than the average toilet seat!

Hair health also suffers when pillow hygiene is ignored. Friction from dirty covers can strip moisture from the hair, leading to dryness, dandruff, breakage, and excess oil production. Clean pillowcases reduce this risk, keeping hair soft, strong, and healthier over time.

There are also wider health concerns. Unclean pillows can harbour harmful bacteria that affect the immune system, especially in people with asthma, sinus issues, or low immunity. While silk pillow covers resist bacterial growth better than cotton or polyester, no fabric stays safe without regular washing. In addition to weekly washing, incorporating a few simple practices can further boost your bed hygiene. For instance, always showering before bed minimizes the transfer of sweat, makeup, and outdoor pollutants to your pillow. Furthermore, using a protective pillow encasement with a zippered closure can create an impenetrable barrier against dust mites and their allergens, shielding the actual pillow from accumulating grime. Finally, remember to replace the pillow itself every one to two years, as over time, even the best washed pillows degrade and become filled with accumulated debris, no matter the cleaning frequency. This comprehensive approach ensures maximum protection for your health. Using good-quality materials like silk or satin may add comfort and reduce irritation, but cleanliness is still the key factor.

So how often should you change them? Experts recommend replacing pillow covers at least once a week. This simple habit helps reduce exposure to allergens, bacteria, and oils, while also keeping your skin and hair fresh.

A fresh pillowcase doesn't just enhance comfort , it supports healthier skin, stronger hair, and overall wellbeing, giving you a restful and hygienic sleep every night.

By Ihsan Ali

# science Corner

Cancer has long been seen as a disease of older people. In the U.S., about 88 percent of cases are among those over 50, and fewer than 100,000 of the 2 million annual diagnoses occur between ages 15 and 39. Yet since the 1990s, cancers in younger adults — before age 50 — have risen sharply worldwide.

A major study found that global early-onset cancers increased by 79 percent between 1990 and 2019, with deaths rising 28 percent. Another study reported steady increases in 17 cancers in the U.S., especially among those born after 1990. Small intestine and pancreatic cancers saw the steepest rise. Compared with people born around 1950, those born after the 1980s are four times more likely to be diagnosed with rectal cancer. By 2030, global early-onset cancers are projected to rise by 31 percent and deaths by 21 percent. Doctors are now seeing otherwise healthy young patients with advanced cancers, often without family history. Screening improvements don't fully explain the rise. Researchers believe exposure to environmental and lifestyle factors since the 1990s may play a role. These include shifts in gut microbiomes, increased antibiotic use, obesity, Western diets, and exposure to pollutants such as microplastics and "forever chemicals" (PFAS).

PFAS, found in textiles and food packaging, are suspected to be linked to cancers at all ages. Several studies have connected PFAS exposure in water, air and workplaces to cancers, though none yet directly tie them to early-onset cancer.

Microplastics are another concern. Plastic production has surged from 120 million metric tons in 1990 to over 460 million tons in 2023. These particles, less than 5 millimeters wide, are found in human organs and tumors at higher levels than in normal tissue, though causation is unproven. Lab studies suggest they may cause inflammation, a known cancer trigger.

What can young people do? Research is still early, so there are no special guidelines. HPV and hepatitis B vaccines help prevent some cancers, but otherwise experts stress the basics: balanced diet, exercise, and limiting alcohol, smoking, and sun exposure.

https://www.sciencenews.org/article/why-young-people-getting-cancer

mattress with many layers, the cap fell out from inside it."

(Khutbat-e-Noor, p. 87)

## A Day of Remarkable Coincidence

Hazrat Musleh Maud (ra) narrated:

People often entrusted their savings to Hazrat Khalifatul Masih I (ra), and he would spend from them when needed. He would say: "Allah continues to provide us with sustenance through His grace."

When someone came to reclaim their money, Huzoor would scribble a note on any scrap paper and send it inside to his family: "Give two hundred rupees from the trust." Sometimes the reply came: "The money has already been spent, or only part of it remains."

Huzoor would calmly say: "Wait a little. The money will come." And indeed, often at that very moment, someone from far away—be it Junagadh or Bombay—would arrive with exactly the same amount of money needed.

Once, a particularly striking incident occurred. A man came to withdraw his money, but there was none available at the time. Just then, a patient arrived and placed before Huzoor a bundle containing money. Hazrat Hafiz Roshan Ali Sahib knew how much was required, so Huzoor asked him to count it. When counted, it turned out to be exactly the same amount that was needed.

(Daily Al-Fazl, 3 February 1995, p. 7)

SAR
REAL ESTATE
LAYOUT PROMOTERS
Coimbatore
Contact : +91 93603 68000, +91 94424 25103

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

Promised Messiah (as) and said: "Such men of God do not appear in the world every day. Only the fortunate, once in centuries, are blessed to see them. Therefore, any question that arises should be presented so that the thirst for spiritual knowledge can be quenched."

In his unique style he would often remark:

"Such men are the instruments of God; the more they are played, the better it is ."

(Hayat-un-Noor, p. 264)

## A Penny Gladly Accepted

Hazrat Maulvi Hakim Noor-ud-Deen Sahib, Khalifatul Masih I (ra), narrated:

There was an old, poor widow whose only son fell seriously ill. By God's grace, through my treatment, he recovered fully. The poor woman came to me with a half-anna coin (penny) in her hand. She said: "Respected Sir, I am a widow and make a living through hard labor. I have nothing except this one penny. I wish to present it as a token of gratitude. Though it is nothing compared to your status and dignity, please accept it and do not reject it."

I accepted it with joy, remembering the advice of the Promised Messiah (as): "If a physician is offered something without asking, he should not refuse it."

Taking the penny in my hand, I thought: "If I give this penny in the way of Allah, according to the Qur'anic verse:

'The likeness of those who spend in the way of Allah is as the likeness of a grain which grows seven ears; in every ear a hundred grains.'

I could receive seven hundred pennies in return within a year. If I again spend those in the way of Allah, the return would multiply further. In this way, even a single penny can, through God's blessing, turn into thousands."

(Hayat-e-Qudsi, Vol. III, p. 47)

## The Realization of Hastiness in Suspicion

Hazrat Khalifatul Masih I (ra) said:

"I once ordered a very rare book. I praised it highly in the gathering. After some days it went missing. Though I did not suspect anyone in particular, I thought someone must have stolen it. Later, while moving my cupboards, I found it had fallen behind. At that moment two realizations dawned on me: firstly, why did I hasten to suspect others? Secondly, why did I grieve, when God's Book is far more valuable and ever-present?"

He further narrated:

"I once received a very fine golden-embroidered cap. One day, a strange woman visited our house. She admired the cap very much. Soon after, the cap went missing. I assumed she had taken it. Months later, while shaking out a

# Faith-Inspiring Incidents from the Life of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah and Mahdi (as)

Zahid Mushtaq Naik Murabbi Silsila

The blessed life of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be upon him), the Promised Messiah and Mahdi, is adorned with countless examples of purity, humility, and nearness to God. His companions too reflected these spiritual qualities, and their lives became living testimonies of faith and sacrifice. The following accounts, though simple, are deeply faith-inspiring, reminding us how divine love, sincerity, and trust in God shaped an entire era.

## The Limit of Simplicity

During the blessed era of the Promised Messiah (peace be upon him), there was a man from the mountainous region of Gojrah who worked in his household. His name was Pira, and he was extremely simple in nature. One day he came to the clinic of Hazrat Khalifatul Masih I (may Allah be pleased with him). Huzoor asked him, "What is your religion?"

Instead of answering, the man left, and after a short while returned with a postcard. Placing it before Huzoor, he requested: "Please write to the headman (Numberdar) of my village. He will tell you what my religion is."

Huzoor was astonished at such simplicity—that the man did not even know his own religion.

(Hayat-e-Qudsi, Part V, p. 112)

## The Instruments of God

Hazrat Maulvi Muhammad Ismail Sahib Fazil Hilal Puri (may Allah be pleased with him) used to say that Hazrat Maulvi Hakim Noor-ud-Deen Sahib (ra) and Hazrat Maulvi Abdul Karim Sahib (ra) were both embodiments of sincerity, though their temperaments differed greatly.

When Hazrat Hakim Noor-ud-Deen Sahib (ra) used to come to Bait-ul-Hamd, he would quietly sit at the back of the Promised Messiah's gatherings, listening attentively without ever asking questions. He would say: "Whatever these men of God say must be listened to with full attention."

In contrast, Hazrat Abdul Karim Sahib (ra) always sat close to the

I acknowledge Your blessings upon me, and I confess my sins. So forgive me, for none forgives sins except You.)

The Prophet (sa) said:

"Whoever recites this with certainty during the day and dies before evening, he will enter Paradise. And whoever recites it at night and dies before morning, he will enter Paradise."

(Sahih al-Bukhari)

Hazrat Hasan al-Basri (rh) would advise people facing drought, poverty, childlessness, or loss of gardens to recite Istighfar, citing the words of Prophet Noah (as) in the Qur'an (Surah Nuh: 11-13): "Seek forgiveness from your Lord. He is Most Forgiving. He will send rain upon you in abundance, and He will strengthen you with wealth and children, and He will make for you gardens and rivers."

The Promised Messiah (as) advised his companions to recite abundant Durood and Istighfar. Hazrat Maulana Ghulam Rasul Rajeki (ra) narrates that he once worried about what "abundance" meant. Later, in a vision, the Promised Messiah (as) instructed him to recite: Astaghfirullaha Rabbi min kulli dhanbin wa atubu ilayh a hundred times. From this, he understood that the minimum abundance is at least one hundred times daily.

The Promised Messiah (as) also taught this supplication:

يَا مَنْ هُوَ أَحَبُّ مِنْ كُلِّ مَحْبُوبٍ...

(O You, Who are more beloved than every beloved! Forgive me, turn to me with mercy, and admit me among Your sincere servants.)

Hazrat Khalifatul Masih V (aba) says: "Every Ahmadi should always, with a true heart, seek forgiveness and repent, bowing before Allah to attain His love. Allah is always ready—indeed eager—to grant His love and nearness. Even a little effort from His servant receives immense reward. May Allah enable us to continuously bow before Him with Istighfar. Ameen."

(Friday Sermon, 20 May 2005)

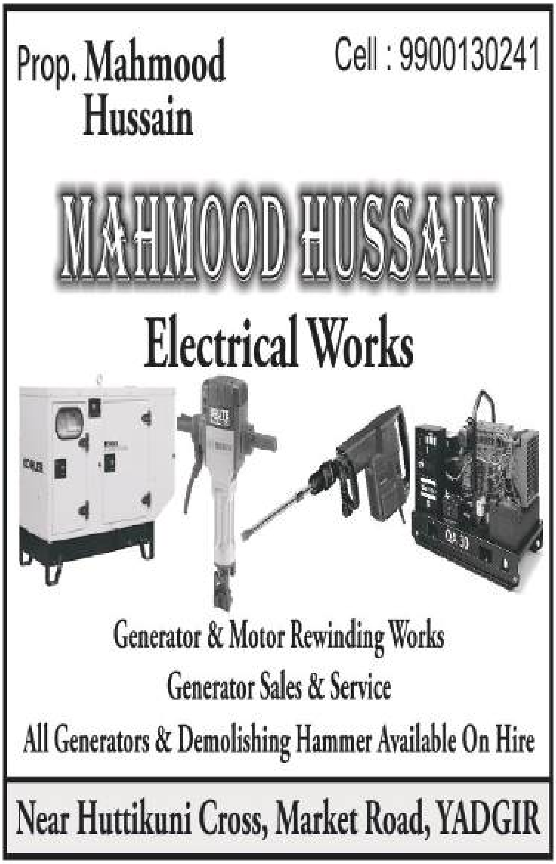

and before sleeping. She followed this, and the need for a servant vanished.

## Durood Sharif

Allah says:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(Al-Ahzab: 57)

"Surely, Allah and His angels send blessings on the Prophet. O you who believe! You too should invoke blessings and salute him with the salutation of peace."

The Holy Prophet (sa) said: "Whenever a Muslim sends blessings upon me, as long as he continues, the angels send blessings upon him as well. Now, he may choose to increase or decrease."

(Ibn Majah, Kitab al-Iqamah)

The Holy Prophet (sa) also said: "Gabriel brought me the glad tidings that Allah says: Whoever sends blessings upon you, I will send mercy upon him; and whoever sends peace upon you, I will grant him peace."

(Musnad Ahmad, Hadith 15767)

Hazrat Abu Bakr (ra) said:

"Sending blessings upon the Holy Prophet (sa) extinguishes sins more than cold water quenches thirst, and sending peace upon him is more virtuous than freeing slaves. Loving him is even superior to sacrificing one's life in jihad."

(al-Durr al-Manthur, vol. 6, p. 654)

Imam Ghazali (rh) narrates that a man who neglected sending blessings upon the Prophet (sa) once saw him in a dream but was ignored. On asking why, the Prophet (sa) said: "I did not recognize you, for you did not remember me with Durood." Thereafter, the man began reciting Durood a hundred times daily, and later, the Prophet (sa) told him in a dream: "Now I recognize you, and I will intercede for you."

The Promised Messiah (as) said: "Through Durood Sharif, divine blessings in luminous form flow toward the Holy Prophet (sa), fill his blessed heart, and then flow outward through countless channels, reaching all deserving souls according to their share. Durood Sharif is the means of setting that heavenly throne in motion from which these streams of light flow."

(Al-Hakam, 28 February 1903)

## Istighfar (Seeking Forgiveness)

Hazrat Abu Hurairah (ra) relates that the Holy Prophet (sa) said:

"I seek forgiveness from Allah more than seventy times a day."

(Sahih al-Bukhari, Kitab al-Da'wat)

The Prophet (sa) also taught Sayyid al-Istighfar, the chief prayer for forgiveness:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي...

(O Allah, You are my Lord. There is no god but You. You created me and I am Your servant. I keep to my covenant and promise as best I can. I seek refuge with You from the evil of what I have done.

# Unlocking Divine Grace through Remembrance, Durood, and Istighfar

Laeeq Ahmad Naik Murabbi silsila

Human life holds a special importance for the remembrance of Allah. In all religions, there exist certain words and prayers in one form or another that are considered essential to attract the blessings of God. But Islam is the perfect and final religion that, through the Holy Qur'an and our Master and Guide, the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him), has taught us such words and prayers which, like a torrential downpour, cause the descent of divine grace and blessings. These words also serve as a means of attaining nearness to Allah and deriving blessings from the Holy Prophet (sa).

## Remembrance of Allah

Allah the Almighty says in the Holy Qur'an:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

(Al-Baqarah: 153)

"So remember Me, and I will remember you."

Hazrat Abu Musa al-Ash'ari (ra) relates that the Holy Prophet (sa) heard him reciting La hawla wa la quwwata illa billah ("There is no power to refrain from sins nor strength to obey except with Allah") and said: "O Abdullah bin Qais! Shall I not tell you of a phrase which is one of the treasures of Paradise?" He replied, "Yes, O Messenger of Allah, certainly!" The Prophet (sa) said: "Recite La hawla wa la quwwata illa billah."

(Sahih al-Bukhari, Kitab al-Maghazi)

The Holy Prophet (sa) also said: "The example of one who remembers Allah and one who does not remember Allah is like that of the living and the dead."

(Bukhari, Kitab al-Da'wat)

The Promised Messiah's first Khalifa (ra) said: "Through remembrance of Allah, the faculties gain strength—even the elderly become rejuvenated. This is proven from the Qur'an itself, for when Hazrat Zakariya (as) expressed his weakness, Allah prescribed remembrance as the cure."

(Al-Hakam, 30 September 1903)

Hazrat Fatimah (ra) once asked for a servant. The Holy Prophet (sa) instead taught her to recite SubhanAllah 33 times, Alhamdulillah 33 times, and Allahu Akbar 34 times after each prayer

His Holiness(aba) said that a war bears a negative impact on both sides. Not only do soldiers lose their lives, but ordinary citizens and the oppressed are also needlessly killed. This is what we are seeing in the wars of today. His Holiness(aba) urged prayers for all those oppressed in the world.

His Holiness(aba) said that apparently, it seems the world is standing at the precipice of destruction. Only Allah can save us from this destruction, and this can only happen when the world bows before God. May Allah enable them to do so and enable us to pray.

His Holiness(aba) said that after the Friday prayer, he would lead the funeral prayer of a martyr.

Muhammad Asif who was from Kasur and was martyred on 24 April at the age of 19. According to details, Muhammad Asif and another person went out at night outside of the village to buy some household necessities. Since the stores in the village had boycotted Ahmadis from buying anything, they had to go outside their village. About a hundred meters away from his home, enemies of Ahmadiyyat were already lying in wait and they opened fire. Both were struck, yet they kept going on their motorcycle and fell only after they had made it some distance away. The police were late to arrive and as the assailants continued their firing, there was a delay in getting the injured to the hospital. By the time Muhammad Asif was brought to the hospital, he had lost too much blood and he lost his life. The other person, Hasnan Ahmad, was struck in the foot but is recovering well. Three people have been brought into custody. His Holiness(aba) said that usually nothing is done in such cases, so it remains to be seen what will happen with them. There has been a great deal of opposition against Ahmadiyyat, especially over the last three years in Kasur. Ahmadis are boycotted from the shops, from taking water from the water filtration system, etc.

His Holiness(aba) said that Muhammad Asif was his parents' only son. He was kind and loving to all. He was regular in offering prayers. He was always ready to serve the Community. He was keen on taking part in different sports competitions. His mother attests that he was an obedient child. He was also very kind and caring towards his siblings. A few days before his martyrdom, his sister had seen a dream in which she saw him get shot. He had served the local chapter of the Ahmadiyya Muslim Youth Association in various capacities. He is survived by his parents and two sisters. He was obedient to Khilafat and was also regular in offering financial contributions. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy, elevate his station, and grant patience to the family.

Summary prepared by The Review of Religions

army. Hazrat Khalid(ra) also rearranged the army and upon seeing all of this and thinking there were reinforcements coming to help the Muslims, the enemy army grew fearful and retreated.

His Holiness(aba) said that God informed the Holy Prophet(sa) of this victory that very same day by way of revelation. The Holy Prophet(sa), with tears in his eyes, stood and informed the Muslims in Madinah about what had happened. When describing what Hazrat Khalid bin Walid(ra) had done, the Holy Prophet(sa) said that he was a Sword of Allah. Thus, from that day, Hazrat Khalid(ra) became known as Saifullah or the Sword of Allah.

**Why the Flag is Given Such Importance**

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra) who explained that a nation's flag is regarded with the utmost honour, as it is a symbol of the entire nation. As such, in battle, the flag is given the highest order of protection, and it is impossible to fathom allowing the flag to be given up to enemy hands. Hence, it would be given the highest order of protection. Even though during the battles, the flag of Islam was not very elaborate, rather it would be a piece of black cloth tied to some wood. But it represented the entire nation's honour and so in a battle like Mu'tah, Hazrat Ja'far(ra) protected the flag with his life, and even when one hand was cut off, he held it with the other, and when that hand was cut off, he held it against his chest. Then, when his martyrdom drew near, he called out for someone from among the Muslims to take the flag and ensure that it did not fall to the ground. Though it was a simple piece of cloth and wood, it represented the entire nation it was given the highest order of protection, and this was not something which the Holy Prophet(sa) forbade.

His Holiness(aba) said that he would continue mentioning these incidents in the future.

Appeal for Prayers in Light of the Situation in the Subcontinent

His Holiness(aba) made an appeal for prayers regarding the general state of the world and in particular the conditions prevailing in India and Pakistan. May Allah bring an end to injustice, protect the oppressed, and give sense to the governments so that rather than advancing towards war they resolve matters peacefully. May Allah enable international organisations to resolve disputes between nations. Government officials in Pakistan have said that they have nothing to do with the terrorist attack in Kashmir and have offered that an investigation can be conducted by the UN rather than resorting to fighting. The Indian government should respond positively to this. May Allah grant sense to both sides.

had already departed.

His Holiness(aba) said that this was also the first occasion when Hazrat Khalid bin Walid(ra) fought alongside the Muslims, as he had accepted Islam three years prior. The disbelievers had started spreading news about the Muslims' movements so as to alert the Christians in Syria about the army's imminent arrival. As such, it is recorded that Shurahbil started gathering an army of 1,000 or according to some, 100,000, in Syria while he also sent spies to keep an eye on the Muslims' movements.

His Holiness(aba) said that when the Muslims learned of this, Hazrat Abdullah(ra) encouraged them to keep marching forward and not worry, for they had set out without fear of martyrdom. And so, they should set out because they could not lose; either they would return victorious or they would be martyred.

**Martyrdom of Prominent Companions During this Battle**

His Holiness(aba) said that the Muslim army ultimately reached Mu'tah and began making preparations. As the enemy army drew closer, the Muslims saw an army so well-prepared and so well-equipped, the likes of which they had never seen before. Ultimately, a fierce battle ensued. Hazrat Zaid bin Harithah(ra) fought bravely until he was martyred, upon which Hazrat Ja'far(ra) took up the flag of Islam and fought fiercely until his own martyrdom. Hazrat Ja'far(ra) had been holding the flag in his right hand, and when it was cut off, he held it in his left hand. When his left hand was cut off, he held the flag against his chest with his elbow, until he was martyred, and in exchange for these two arms, he was given two wings by God as his soul rose to heaven. It is recorded that he had up to fifty wounds, all of which were on his chest, none on his back.

His Holiness(aba) said that when Hazrat Ja'far(ra) was martyred, Hazrat Abdullah bin Rawahah(ra) took up the Islamic flag. He fought until he too was martyred. It is recorded that Hazrat Zaid(ra), Hazrat Ja'far(ra) and Hazrat Abdullah(ra) were buried in the same grave.

**Hazrat Khalid bin Walid(ra) is Conferred the Flag**

His Holiness(aba) said that thereafter, the Muslims gathered around the flag and agreed that the flag should be given to Hazrat Khalid bin Walid(ra) and he should take the lead of the Muslim army. Upon taking up the flag, Hazrat Khalid bin Walid(ra) led a charge against the disbelieving army, which ultimately led to the disbelieving army being defeated. One narration records that Hazrat Khalid bin Walid(ra) sent a few battalions to hide behind the Muslim army and when confronted by the enemy, they should begin raising dust and dirt to give the illusion that reinforcements were coming to support the Muslim

# Muhammad (sa): The Great Exemplar
# 'The Battle of Mu'tah'

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 2nd May 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz, and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would continue mentioning incidents related to the Battle of Mu'tah.

**The Battle of Mu'tah**

His Holiness(aba) said that when the Holy Prophet(sa) bid farewell to Hazrat Abdullah bin Rawahah(ra), he said to him that he was going to a place where people did not prostrate much, and so he should increase his prostrations when he was there. His Holiness(aba) said that this guidance is very applicable today, as we live in countries where people have forgotten God, and so we must ensure to focus on our prayers and our worship.

His Holiness(aba) said that Hazrat Abdullah(ra) requested for further guidance, to which the Holy Prophet(sa) said that he should constantly remember God, as this will help him with every matter in life. The Holy Prophet(sa) said that if he were ever to wrong ten people, he should not despair from trying to do good by even one person. In other words, one should not despair, for God's mercy encompasses all things and He rewards any act of virtue.

His Holiness(aba) said that as Hazrat Abdullah(ra) departed, he began crying. When asked why, Hazrat Abdullah(ra) replied, saying that he had heard the Holy Prophet(sa) reciting 'And there is not one of you but will come to it. This is a fixed decree with thy Lord.' (The Holy Qur'an, 19:72) regarding the disbelievers entering the fire. Hazrat Abdullah(ra) said he did not know what his state would be upon returning. This was but a fear that Hazrat Abdullah(ra) had; otherwise, God has stated that the believers will not enter the hellfire. This verse also refers to the fact that believers experience a form of hell in this world at the hands of the enemies, and so those sending this army off prayed for them to be saved from the difficulties of the disbelievers.

His Holiness(aba) said that the army had set out on a Friday before the Friday prayer. Hazrat Abdullah(ra) decided to delay his departure so that he could offer Friday prayers behind the Holy Prophet(sa). After the prayers, when Hazrat Abdullah(ra) met the Holy Prophet(sa), he explained that he had delayed his departure in order to offer the Friday prayer. In response, the Holy Prophet(sa) said that nothing could compare to the reward of the army that

محلہ مسرور قادیان کے خدام و اطفال کی وقار عمل کرتے ہوئے تصاویر

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کی طرف سے Letter To Huzoor کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ گورداسپور پنجاب کے اراکین بلڈ ڈونیشن کیمپ میں حصہ لیتے ہوئے

سالانہ ضلعی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ خوردہ، نیا گڑھ و پوری اُڈیشہ کے انعقاد کی چند تصاویر

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد، مہاراشٹر کے خدام نے ضرورت مندوں میں کھانا تقسیم کیا

محلہ نور قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تربیتی اجلاس کا انعقاد

Volume 8 OCTOBER 2025 CE Issue 10

# Monthly MISHKAT Qadian

## Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

### Inside the Issue

Published on 12th October 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription:
$220 (20/Copy) By Air
$50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com